o

جو ڈوبتی آنکھوں کی تمازت نہیں سمجھا
وہ شخص شبِ غم کی کیاست نہیں سمجھا

ہر غم نے تجھے پھر سے ابھارا کہ جلا پا
تو ترشئ دوراں کی حلاوت نہیں سمجھا

تو اب بھی رہ و رسمِ شکایات میں گم ہے
تو آج بھی جذبوں کی ثقافت نہیں سمجھا

https://emad-ahmad.com/

میں ذات کے اسرار بتاتا اسے کیسے
جو رات کے اسرار کی بابت نہیں سمجھا

تو کس سے محبت کا صلہ مانگ رہا ہے
جو تیرا کوئی کارِ ریاضت نہیں سمجھا

کیوں میرے سنبھل جانے پہ حیران کھڑا ہے
کیا میری سمجھ جانے کی عادت نہیں سمجھا

پا گوشہ نشینی کی جگہ ربطِ زمانہ
اشراف کو سمجھا ہے شرافت نہیں سمجھا

جو فرصتِ دوراں کی اسیری میں رہا وہ
لمحاتِ پریشاں کی فراست نہیں سمجھا

https://emad-ahmad.com/

میں اپنے ہی جذبوں پہ پریشان کھڑا ہوں
میں اپنے ہی سینے کی شقاوت نہیں سمجھا

میں حشر بپا کرتا تو کس بات پہ کرتا
میں نے ترے جانے کو قیامت نہیں سمجھا

تجھ سے نہیں، ہے منزلِ مقصود سے نسبت
اے میرِ سفر، تو مری حالت نہیں سمجھا

اے دل تجھے اب تک ہے مقدر سے شکایت
لگتا ہے شبِ غم کی وضاحت نہیں سمجھا

کیوں اپنے لئے اتنے خدا پال رہا ہے
کیا سجدۂ واحد کی نجابت نہیں سمجھا

https://emad-ahmad.com/

گر کوئی گلہ ہے تو بس اپنے سے گلہ ہے
اوروں کی سنی اپنی شکایت نہیں سمجھا

اظہار سے واقف تھا خموشی سے نہیں سو
وہ میری نگاہوں کی فصاحت نہیں سمجھا

لمحوں کے کس درد کا اب اس سے گلہ کیا
وہ شخص جو صدیوں کی روایت نہیں سمجھا

ملکوں کے مسائل سے سوا ہے یہ حقیقت
افسوس مسلمان سیاست نہیں سمجھا

ترتیب سمجھتا ہے نہ تہذیب عماد اب
جو عمرِ فراغت کی عنایت نہیں سمجھا

https://emad-ahmad.com/